جہاد کا عظیم ثواب

(مفتی عبدالروف سکھروی صاحب، نائب مفتی دارلعلوم کراچی)

www.nazmay.com

فہرست عنوانات:-

۱) مغفرت اور جنت

۲) اسلام کی چوٹی جہاد

۳) سب سے بہتر عمل جہاد

۴) سب سے بہتر انسان مجاہد

۵) جہاد سے رنج و غم دور ہونا

۶) جنت میں سو (۱۰۰) درجات ملنا

۷) جہاد میں معمولی شرکت دنیا سے بہتر

۸) جہنم سے بہت دور ہونا

۹) جان و مال اور زبان سے جہاد

۱۰) جہاد میں مال خرچ کرنے کا ثواب

۱۱) مجاہد کی امداد اور اسکے بچوں کی دیکھ بھال

۱۲) جسم کا جہنم پر حرام ہونا

۱۳) جہاد میں کس طرح حصہ لینا چاہیئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قرآن کریم اوراحادیث طیبہ کی رو سے جس طرح نماز، روزہ، حج اورزکوۃ اہم عبادات ہیں اسی طرح جہاد بھی ایک مقدس عبادت ہے، اور نمازوروزہ کی طرح قرآن وحدیث میں اسکے بھی بڑے فضائل آئے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں

مغفرت اور جنت!

اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاوں؟ جوتم کوایک دردناک عذاب سے بچالے، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پراوراسکے رسول پرایمان لاو! اوراللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال وجان سے جہاد کرو! یہ ایمان وجہاد تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگرتم سمجھ رکھتے ہو، اس پر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کومعاف فرمادیں گےاورتم کوایسے باغات میں داخل فرمائیں گےجن کےنیچےں نہریں بہہ رہی ہوں گی، اوران نفیس اورعمدہ مکانوں میں داخل فرمائیں گے جو ہمیشہ رہنے کے باغات میں بنے ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہےاوران کےعلاوہ تمہارے واسطے ایک اورنعمت بھی ہے جس کوتم پسند کرتے ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدداورجلدحاصل ہونے والی فتح ہےاوراے پیغمبرﷺ آپ ان تمام نعمتوں کی مسلمانوں کوبشارت اورخوشخبری دیدیجئے۔

تفسیر!

یعنی اے مسلمانوں تم اللہ پراوراسکے رسولﷺ پرایمان لاواوراللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو، یہ ایمان وجہادتمہارے لئے بہتر ہے اگرتم کوکچھ سمجھ ہو، اگرتم ایسا کروگے کہ اللہ تعالیٰ اوراسکے رسولﷺ پرایمان لاواورجان ومال سے جہاد کروتو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کوبخشدیں گےاورتم کوایسی جنتوں میں داخل فرمائیں گےجن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اورایسے نفیس اور پاکیزہ مکانات میں داخل فرمائیں گے۔ جو ہمیشہ اوردائمی رہنے کے باغوں میں بنے ہوں گے، ان نعمتوں کا حصول بہت بڑی کامیابی ہےجن کو حاصل کرنا چاہئے۔اوران نعمتوں اور بڑی کامیابی کے علاوہ تمہارے لئے ایک نعمت اوربھی ہےجس کوتم چاہتے اور پسند کرتے ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدداورجلدحاصل ہونے والی فتح ہے، خلاصہ یہ کےایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے بدلہ میں یہ نعمتیں عطاہوگی۔

- ☆ گناہوں کی بخشش
- ☆ جنت میں پاکیزہ اورنفیس مکانات
- ☆ اللہ تعالیٰ کی مدد
- ☆ فتح وکامیابی

صحابہؓ نے اس حکم کی تعمیل کی ، رسول ﷺ کی مدد اور دین کی خاطر ، راہ خدا میں تن من دھن سب قربان کیا اور بلاآخر اللہ تعالیٰ نے اپنی فتح و نصرت سے نوازا ، اور سارے دشمنون پر انکو غالب فرمایا ، کافروں کے ملک ان کے قبضہ میں آئے اور دنیا کی سلطنت عطا ہوئی ، ہمارے لے بھی یہی راستہ ہے جس پر چلنا چاہیئے اور دشمنوں پر کامیابی حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کو سر بلند کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور مذکورہ نعمتیں حاصل کرنی چاہیں (ماخذہ معارف القرآن وغیرہ)

اسلام کی چوٹی جہاد !

حضرت معاذؓ سے ایک طویل روایت منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا '' اسلام کے کوہان کی بلندی یعنی (اسلام کی چوٹی) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے '' (احمد)

سب سے بہتر عمل !

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا: اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا ۔ عرض کیا گیا اسکے بعد کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ، عرض کیا گیا ، اسکے بعد کون سا عمل بہتر ہے؟ فرمایا: حج مبرور (یعنی مقبول حج) ۔ (بخاری)

سب سے بہتر انسان مجاہد !

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا ۔ لوگوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر شخص وہ مومن اور مسلمان ہے جو اپنی جان اور مال دونوں سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرے ، لوگوں نے عرض کیا پھر کون شخص بہتر ہے؟ فرمایا وہ بندہ مومن جو کسی درہ میں ہو ، اللہ تعالیٰ سے ڈرے (اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں مشغول رہے) اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے ۔ (بخاری و مسلم)

جہاد سے رنج وغم دور ہونا !

حضرت عبادہ بن الصامتؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہادر کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فکر وغم سے نجات دیتے ہیں (احمد)

جنت میں سو۱۰۰ درجات ملنا!

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوسعید! جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہے'' اسکے لئے جنت واجب ہے (یعنی وہ ضرور جنت میں جائے گا) اس پر حضرت ابوسعیدؓ کو (بڑا) تعجب ہوا (کہ ظاہراً عمل اتنا سا اور اسکی فضلیت اتنی بڑی) چنانچہ حضرت ابوسعیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ فضلیت دوبارہ ارشاد فرمائیے! آپ نے دوبارہ بیان فرمادی پھر آپ نے فرمایا: ایک دوسرا عمل اور بھی ہے جس کے ذریعہ بندہ کے جنت میں سو درجات بلند کئے جاتے ہیں جن سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ عمل کون سا ہے؟ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (مسلم شریف)

جہاد میں معمولی شرکت دنیا سے بہتر!

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں ایک دن کی چوکیداری اور نگرانی دنیا سے اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے (بخاری و مسلم)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک رات نگرانی کرنا ایسی ایک ہزار راتوں سے افضل ہے جن میں رات کو جاگ کر عبادت کی جائے اور ان کے دن میں روزہ رکھا جائے (حاکم)

جہنم سے بہت دور ہونا!

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ایک دن اللہ کے راستہ میں نگرانی کرنے پر اللہ تعالیٰ اسکے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں حائل فرما دیتے ہیں، ہر خندق (اتنی لمبی اور چوڑی ہے) جیسے سات آسمان اور سات زمینیں۔ (طبرانی)

جان و مال اور زبان سے جہاد!

حضرت انسؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرکین یعنی دشمنان اسلام سے تم اپنی جان، اپنے مال اور اپنی زبان کے ذریعہ جہاد کرو! (ابوداؤد)

فائدہ!

معلوم ہوا کہ اللہ کے راستہ میں جان و مال پیش کرنا جس طرح جہاد ہے، اسی طرح زبان وقلم استعمال کرنا بھی جہاد ہے مثلاً لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینا، جہاد کے متعلق تحریریں اور مضامین لکھنا، دشمنان اسلام کی مذمت کرنا، ان کے حق میں بدعا کرنا اور مسلمانوں کی فتح ونصرت کی دعائیں کرنا اوران کا حوصلہ بڑھانا وغیرہ۔

جہاد میں مال خرچ کرنے کا ثواب!

حضرت علی اور دیگر متعدد صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کے راستہ (یعنی جہاد) میں کچھ روپیہ پیسہ اور مال واسباب بھیج دیا اور خود گھر میں رہا تو اسکو ہر درہم کے بدلہ سات سو درہم کا ثواب ملے گا اور جس شخص نے خود جہاد میں حصہ لیا اور اپنا مال بھی اس میں خرچ کیا تو اسکو ہر درہم کے بدلہ سات لاکھ درہم خرچ کرنے کا ثواب ملے گا، پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ: البقرہ) یعنی اللہ جس کے لئے چاہتے ہیں اسکے ثواب میں اوراضافہ فرماتے ہیں (ابن ماجہ)

مجاہداوراسکے بچوں کی دیکھ بھال!

حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی غازی یعنی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کو سامان سفر تیار کر کے دیا اس نے (بھی) جہاد کیا (یعنی اسکو بھی جہاد کرنے کا ثواب ملے گا) اور جو شخص کسی غازی ومجاہد کا اسکے اہل وعیال کے لئے خلیفہ اور نائب بنا اس نے بھی جہاد کیا۔ (یعنی جس شخص نے کسی مجاہد کے جہاد میں جانے کے بعد اسکے گھر والوں کی دیکھ بھال کی وہ بھی جہاد کے ثواب میں شریک ہوگا) (بخاری ومسلم)

جسم کا جہنم پر حرام ہونا!

حضرت عمر بن قیس کندیؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا جس شخص کے قدم اللہ کے راستہ میں غبار آلود ہو گئے اللہ پاک اسکے سارے جسم کو جہنم پر حرام کردیں گے۔ (ال طبرانی)

جہاد میں کس طرح حصہ لینا چاہئے!

ان تمام احادیث سے واضح ہوا کہ جہاد بہت عظیم عمل ہے، بڑی مقدس عبادت ہے، اس پر عمل کرنے کا بڑا اجر وثواب ہے، اس میں جان، مال اور زبان کا استعمال کرنا، اور جہاد میں براہ راست شرکت کرنے والوں کو مدد کرنا یا ان کے بچوں کی دیکھ بھال کرنا بھی، بڑے ثواب کا کام ہے، اس لئے ہر مسلمان کو حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ جہاد میں حصہ لینا چاہئے اور جس طریقہ سے وہ اس میں تعاون کرسکتا ہے کرنا چاہئے لیکن جہاد کے بارے میں ایک وضاحت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ عام حالات میں مسلمانوں پر جہاد فرض کفایہ ہوتا ہے اور جب مسلمانوں کے کسی ملک یا علاقہ پر کافر حملہ کردیں تو جس جگہ حملہ ہوا ہے وہاں کے مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ کافروں کا مقابلہ کرنے اور اپنا دفاع کرنے کیلئے کافی نہ ہوں تو ان کے علاقہ سے جو زیادہ قریب ہونگے ان مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہوگا اس طرح درجہ بدرجہ قریب قریب کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہوتا چلا جائیگا۔

اور جب کسی علاقے کے مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے تو عام طور پر مسلمانوں کے ذہن میں اسکا یہ مطلب ہوتا ہے کہ تمام مسلمان بیک وقت اپنے گھروں سے نکل پڑیں اور دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے سب کے سب میدان جنگ میں چلیں جائیں لیکن ہر حال میں ایسا سمجھنا درست نہیں بلکہ جہاد فرض ہونے کا صحیح مطلب یہ ہے کہ جنگ کی صورت حال اور جہاد کی ضروریات کے لحاظ سے اس وقت حکمت کا جو تقاضا ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے اگر دشمن کے مقابلے میں جا کر ان سے لڑنے کی ضرورت ہے تو جنگ کے تربیت یافتہ لڑائی کیلئے موریچوں میں چلے جائیں اگر بعض کو جنگی تربیت کی ضرورت ہے تو وہ اس کو حاصل کریں!

اگر جہاد میں روپے پیسے، مال و دولت اور دیگر ساز و سامان ہتھیار و اسلحہ اور دواؤں کی ضرورت ہے تو اس میں حسب استطاعت مسلمان اپنی جان و مال لگائیں اور ان کے مہیا کرنے کی کوشش کریں! اگر جہاد کیلئے تقریر و تحریر کی ضرورت ہے تو اسکی صلاحیت رکھنے والے زبان و قلم استعمال کریں غرض ایسے موقع پر ہر مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق جو خدمت بھی جہاد کیلئے انجام دے سکتا ہے۔ اسکے کرنے میں مشغول ہو جائے اور جو کچھ وہ جہاد کی کامیابی کیلئے کرسکتا ہے اس کے کرنے میں کرے مسلمانوں کی ہمت بندھانا، حوصلہ بڑھانا، ان کی فتح و نصرت کے لئے دعائیں کرنا، اور کافروں کی مذمت کرنا ان کی حوصلہ شکنی کرنا، ان کے حق میں بددعائیں کرنا بھی جہاد کا حصہ ہے

(ماخذہ، فتح القدیر ص ۱۹۱، ج ۵)

اس تفصیل کے مطابق ہر مسلمان کو موجودہ جہاد میں حصہ لینا چاہئے اور اپنا فریضہ ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عمل عطا فرمائیں اور مسلمانوں کو فتح مبین عطا فرمائیں۔ (آمین)